مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد 23 شمارہ 07

جولائی/2025

یہ ہے شجرہ طیبہ!

قرآن کریم اور عصر حاضر

اُس نِدا سے قبل!

مدیر: حافظ سید رسول نیاز / اعزازی مدیر: ایچ۔شمس الدین

www.ansarullahbharat.in

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ

اَنصَارُ اللّٰہ

قادیان

جلد : 23
شمارہ : 07

نگران : عطاء المجیب لون (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

جولائی/2025ء
وفا 1404 ہجری شمسی

مدیر : حافظ سید رسول نیاز | **اعزازی مدیر : ایچ شمس الدین**

نمبر شمار		سرخیاں	صفحہ
1	اداریہ	اُس ندا سے قبل!	2
2	درس القرآن	ایمان بالغیب : تمام علوم کی بنیاد ہے!	3
3	درس الحدیث	قرآن مجید کے سات بطن	5
4	ملفوظات	قرآن مجید کا مقام ستاروں کی مانند اعلیٰ وارفع ہے!	7
5		اَلْقَصَائِدُ الْاَحْمَدِیَّۃُ/فتاویٰ امام الزمانؑ : بابت قرآن مجید	8
6		فرمودات حضور انور ایداللہ : قرآن مجید کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء سے سمجھنا	9
7		الواح الھدیٰ (ہدایات برائے اراکین انصار اللہ)/صدائے قلوب (قارئین کی آراء)	10
8		ازمکتوبات احمد : قرآن شریف۔معانی اور الفاظ دونوں کے رُو سے معجزہ ہے!	11
9		سیرت المہدی : حضرت مسیح موعودؑ کا ماہنامہ رسالہ	12
10		قرآن کریم اور عصر حاضر	14
11		یہ ہے شجرہ طیبہ! (15) / تاریخ کے جھروکہ سے	16
12		تازہ ارشادات : حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	18
13		قرآنی تعلیمات پر ایک طائرانہ نظر!	20
14		صحت نامہ : متوازن غذا	24
15		یَابُنَيَّ! : قرآن پڑھنے کا طریق	25
16		علم ہیئت : ایک عظیم الشان قرآنی پیشگوئی کا ظہور	26
17		معلومات عامہ : Fathers of Morden Scince	27
18		اخبار مجالس	28

مجلس ادارت

وسیم احمد عظیمؔ
سید کلیم احمد تیماپوری
آر۔محمود احمد عبداللہ
محمد ابراہیم سرور
مسرور احمد لون

مینیجر:
عزیز احمد ناصرؔ
Mob : 9682536974

Majlis Ansarullah Bharat
Aiwan-e Ansar,
P.O.Qadian 143516
Gurdaspur-Dt.
Punjab, INDIA
Email:
ansarullah@qadian.in
WEB LINK
https://www.ansarullahbharat.in/Publications/

سالانہ بدل اشتراک

بھارت:-/250 روپے
بیرون ہند:-/50 ڈالر

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اَنصَارُ اللّٰہ
محرم-صفر-1447 ہجری قمری
جولائی/2025ء/وفا1404 ہش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

اداریہ

اُس نِدا سے قبل!

قرآن کریم، حیاتِ انسانی کا سرچشمہ اور دائمی ہدایت کا آفتاب ہے۔ افسوس کہ آج، بالخصوص اس آخری زمانے میں، امتِ مسلمہ نے اس نورِ ربانی سے منہ موڑ رکھا ہے۔ یہ غفلت اتنی گہری ہے کہ خود قرآنِ مجید میں رسولِ کریم ﷺ کی یہ درد بھری فریاد بازگشت کرتی ہے: ''یٰا رَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَھۡجُوۡرًا'' (الفرقان: 31) (اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا ہے۔)

آجکل عملاً قرآن صرف رسمی تلاوت کا حصہ بن کر رہ گیا، اور اس کی روحانی رہنمائی اور عملی احکامات کو طاقِ نسیاں کی زینت بنا دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح موعود اور مہدی معہود روحانی خزانے بانٹیں گے، مگر اہلِ زمانہ ان کی قدر نہیں کریں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا:

'وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار''

اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے کہ حضرت مسیح الزمانؑ کی طرف سے جب ''مَنۡ اَنۡصَارِیۡ اِلَی اللّٰہِ'' کی صدا گونجی تو ہمیں ''نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ'' کہنے اور حضرت اقدسؑ کی بیعت میں آنے کی سعادت ملی۔ اب یہ ہمارا فرضِ عین ہے کہ اس علمِ کلام سے خود بھی منور ہوں اور اس کی روشنی سے دوسروں کے دلوں کو بھی جگمگائیں۔ یہ وقت تقاضا کرتا ہے کہ قرآن سے ہماری وابستگی محض زبانی نہیں بلکہ قلبی اور عملی ہو۔ ہم ان بدقسمت لوگوں میں شامل نہ ہوں جن کے متعلق ہمارے پیارے آقا و مولا، رسول اللہ ﷺ کو قیامت کے فریاد فرمانے کا قرآن کریم میں تذکرہ آیا ہے۔

زندہ قومیں کبھی اپنی بنیادوں کو فراموش نہیں کرتیں اور ہماری بنیاد کلامِ الٰہی یعنی قرآنِ کریم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے: ''خدا اُس سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے''۔ (روحانی خزائن جلد 23 ص 340) اسی حقیقت کو ایک دوسرے مقام پر آپؑ نے یوں یاد دلایا

''اے بے خبر! بخدمتِ قرآن کمر باندھ زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند''

یعنی اے غفلت میں ڈوبے انسان! قرآن کی خدمت کے لیے کمر کس لے، اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آکر ندا دے کہ فلاں دنیا سے کوچ کر گیا۔

(ایچ۔شمس الدین)

ہفتہ قرآن

حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرماتے ہیں:

''پس یاد رکھیں کہ ہماری نسلوں کو اگر سنبھالنا ہے تو قرآن نے سنبھالنا ہے... تلاوت کی عادت ڈالیں... اسی کا اپنی نسلوں کو درس دیتے جائیں... اپنے بچوں کو بھی اسی کی تعلیم دینی ہے۔''

از پیغام برموقع سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ بھارت 2007ء

درس القرآن　　　　حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

ایمان بالغیب

تمام علوم کی بنیاد ہے!

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں
اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔(البقرہ: 4)

''وہ تقویٰ جو کہ ہر ایک کامیابی اور فلاح کی جڑ ہے اس کا ابتداء کیوں یؤمنون بالغیب سے شروع ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک کامیابی خواہ دنیا کی ہو خواہ دین کی، اس کا اصل اصول ایمان بالغیب ہی ہے اور اسی کے ذریعے سے انجام کار بڑے بڑے علوم اور باریک در باریک اسرار کا پتہ لگتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ اگر ایک لڑکا ابتدائی قاعدہ شروع کرتے وقت اگر الف کو الف نہ مانے اور استاد سے کہے کہ تم اسے الف کیوں کہتے ہو کچھ اور نام لو تو کیا وہ کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بہرحال اُسے ماننا پڑے گا کہ جو کچھ استاد کہتا ہے وہ ٹھیک ہے تو ہی ترقی کرے گا۔

پھر جس قدر علوم ریاضی، اقلیدس، الجبرا اور جغرافیہ طبعی وغیرہ ہیں ان میں جب تک اول اول کچھ باتیں فرضی طور پر نہ مان لی جاویں تو آگے انسان چل ہی نہیں سکتا۔ ابتداء میں جب وہ کچھ مان کر آگے چلتا ہے تو پھر بڑے بڑے علوم وفنونِ حقہ کا دروازہ اس پر کھل جاتا ہے۔ محکمہ پولیس جب کسی مقدمہ کا سراغ لگاتا ہے تو وہ بعض اوقات شریر لوگوں کی بات پر بھی اعتبار کر لیتا ہے اور پھر ان فرضی باتوں کے ذریعے سے مقدمات کی اصل حقیقت کو پالیتا ہے۔ غرضیکہ دیکھا جاتا ہے کہ اکثر فرضی باتوں کو مان کر انسان بڑے بڑے علوم حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح اگر دہریہ طبع لوگ اللہ تعالیٰ کو فرضی مان کر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق کام کریں تو دیکھ لیں کہ کیا کیا نتائج نکلتے ہیں اور وہ لوگ جن کو براہ راست مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل نہیں ہے ان کے لئے اللہ تعالیٰ بھی غیب میں ہی ہے اگر وہ بھی فرض کر کے اللہ تعالیٰ سے دعائیں شروع کروا دیں تو نتائج حسنہ پالیویں گے۔(حقائق الفرقان جلد 1 ص 38، 39)

درس القرآن
حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

الرَّحۡمٰنُ ○ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ (الرحمن 2-3)

حقیقی علم کیا ہے؟

(وہ) رحمن (خدا) ہی ہے۔جس نے قرآن سکھایا ہے۔

”انسان بڑا کمزور ناتواں اور سُست ہے ۔علم حقیقی سے بہت دور ہے۔آہستگی سے ترقی کرسکتا ہے۔ہم تو چیز ہی کیا ہیں۔اس عظیم الشان انسان علیہ الف الف صلوۃ والسلام کی بھی یہ دعا تھی: رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (طٰہٰ:115) تو جب خاتم الانبیاء ،افضل البشر ﷺ کو بھی علمی ترقی کی ضرورت ہے جو اَتۡقَی النَّاس ۔ اَخۡشَی النَّاس ۔اَعۡلَمُ النَّاسِ ہیں اور ان کے متعلق اَلرَّحۡمٰنُ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰن وارد ہوجانے کے باوجود بھی ان کو ترقی ٔعلم کی ضرورت ہے تو ہما وشما حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں کہ ہم علمی ترقی نہ کریں اگر میں کہہ دوں کہ مجھے کتابوں کا بہت شوق ہے اور میرے پاس اللہ کے فضل سے کتابوں کا ذخیرہ بھی تم سب سے بڑھ کر موجود ہے اور پھر یہ بھی اللہ کا خاص فضل ہے کہ میں نے ان سب کو پڑھا ہے۔اور خوب پڑھا ہے اور مجھے ایک طرح کا حق بھی حاصل ہے کہ ایسا کہہ سکوں۔مگر بائیں میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے علم کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے بھی ترقی علم کی ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے۔

علم سے میری مراد کوئی دنیوی علم اور ایل ایل بی اور ایل ایل ڈی کی ڈگریوں کا حصول مراد نہیں ہے۔ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بلکہ ایسا تو کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آیا اور نہ ہی ایسی میری کبھی اپنی ذات یا اپنی اولاد کے واسطے خواہش ہوتی ہے۔عام طور پر لوگوں کے دلوں میں آج علم سے بھی ظاہری علم مراد لیا گیا ہے۔اور ہزار ہا انسان ایسے موجود ہیں کہ جن کو دن رات یہی تڑپ اور لگن لگی ہوئی ہے کہ کسی طرح وہ بی اے یا ایم اے یا ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کرلیں۔ان لوگوں نے اصل میں ان علوم کی دُھن ہی چھوڑ دی ہے۔جن پر سچے طور پر علم کا لفظ صادق آسکتا ہے۔پس ہماری مراد ترقی علوم سے خدا کی رضامندی کے علوم اور اخلاق فاضلہ سیکھنے کے علوم، وہ علوم جن سے خدا کی عظمت اور جبروت اور قدرت کا علم ہوا اور اس کے صفات، اس کے حسن و احسان کا علم آجاوے۔غرض وہ کل علوم جن سے تَعۡظِیۡمِ لِاَمۡرِ اللّٰہِ اور شَفَقَتۡ عَلٰی خَلۡقِ اللّٰہِ کا علم آجاوے۔مراد ہیں۔“ (حقائق الفرقان جلد 4 ص 40)

شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھلا یہی ہے

درس الحدیث

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

قرآن مجید کے سات بطن

إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، لِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا
ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یقیناً قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کا ایک مقام ہے۔

(بحوالہ: الاتقان لسیوطی۔ رواہ ابن مسعود)

''قرآن کریم کے سات بطن ہیں۔ عام طور پر لوگوں نے اس حدیث کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مختلف زمانوں کے تغیرات کے مطابق قرآن کریم کی آیات کے معنے کھلتے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے لوگوں کو قرآن کریم کی کئی آیات کے وہ معنے نظر نہ آئے جو بعد میں تغیر آنے والے زمانہ کے لوگوں کو نظر آئے۔

اب حضرت مسیح موعودؑ قرآن کریم کے جو نکات اور معارف نکالے وہ قرآن کریم میں نئی آیات داخل کر کے نہیں نکالے آیات وہی تھیں ہاں آپ پر اس زمانہ کے مطابق ان کا بطن ظاہر ہوا۔ چونکہ زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ مذہب کے متعلق امن اور صلح کا زمانہ تھا اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم سے امن کے احکام اور صلح کی تعلیم پیش فرمائی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔
اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ۔ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ۔

یعنی تجھے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ تُو لوگوں سے جبری طور اپنا مذہب منوائے۔ نہ ہم نے ان پر جبر کرنے کے لئے بھیجا ہے جو منہ پھیر لیتے ہیں اور کفر اختیار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو سزا دینا خدا کا کام ہے۔ تیرا کام نہیں۔ کیونکہ خدا دلوں کے حالات کو جانتا ہے تو نہیں جانتا۔

یہ دوسرا بطن تھا جو اس زمانہ کے حالات کے مطابق آپ پر کھولا گیا۔ اور اسلام کی تائید میں تلوار اٹھانے سے منع کیا گیا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ

قرآن کریم کے سات بطن ہیں

اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ دنیا میں سات بڑے بڑے تغیرات آئیں گے اور ہر تغیر کے زمانہ میں لوگوں کے ذہن بدل جائیں گے۔ اس وقت خدا تعالیٰ قرآن کریم کے ایسے معنے کھول دے گا جو لوگوں کے اس وقت کے ذہنوں اور قلوب کو تسلی دینے والے ہوں گے۔ اس زمانہ میں بیسیوں مسائل ایسے رنگ میں کھلے ہیں کہ پہلے ان کی ضرورت اور اہمیت محسوس نہیں کی جا سکتی تھی۔ ←

مثلاً آیات قرآنی کے نسخ کا مسئلہ ہے۔ پہلے ایسے وقت میں نسخ کا سوال پیدا ہوا کہ اس وقت کے لوگوں کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ کیونکہ ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا عمل تھا۔ پس باوجود نسخ کے عقیدہ کے یہ بات قرآن کریم کی سچائی کے معلوم کرنے میں روک نہ بن سکتی تھی۔ لیکن جب ایسا زمانہ آیا کہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے دور ہوئے اور دنیا کے ذہنی اور علمی تغیر کے مطابق قرآن کریم کی آیات کے معنے نہ کر سکے تو کہنے لگے یہ آیت بھی منسوخ ہے اور وہ آیت بھی منسوخ ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو کھڑا کیا اور آپ نے ثابت کیا کہ قرآن کریم کی کوئی آیت ان معنوں میں منسوخ نہیں ہے کہ اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اور جن آیات کو منسوخ قرار دیا جاتا تھا ان کے ایسے معنے بیان فرمائے جنہیں لوگوں کی عقلیں بآسانی قبول کر سکتی ہیں۔ یہ ان آیات کا دوسرا بطن تھا جو خدا تعالیٰ نے آپ پر کھولا۔

تو قرآن کریم کے سات بطن سے مراد

سات عظیم الشان ذہنی اور عقلی اور علمی تغیرات

ہو سکتے ہیں اور اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایسے تغیر میں قرآن کریم قائم رہے گا اور کوئی یہ نہیں کہہ سکے گا کہ ہمارے زمانہ کی ضروریات کو قرآن پورا نہیں کرتا۔ باقی الہامی کتابیں تو ایسی ہیں کہ جن کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب زمانہ بدلا اور دنیا میں تغیر آیا تو ان کتب میں جو کلام تھا اس کے وہ معنے نہ نکلے جو اس زمانہ کے ذہنوں کے مطابق ہوتے۔ اس لئے وہ قابل عمل نہ رہیں مگر قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جوں جوں دنیا میں تغیر آتے جائیں گے اور لوگ قرآن پڑھیں گے اس زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنے والا مفہوم اس میں سے نکلتا آئے گا اور لوگ تسلیم کریں گے کہ ہاں قرآن کریم ہی اس زمانہ کے لئے بھی کافی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس زمانہ کے لئے بھی رسول ہیں۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ قرآن کے سات بطن ہیں اس سے ضروری نہیں کہ یہی مراد ہو کہ سات ہی بطن ہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ دس، بیس، پچاس، سو، ہزار، دو ہزار بطن ہوں۔ کیونکہ عربی زبان میں سات کا عدد کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ کے معنے یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسانی ترقیات کے لئے ہزاروں بلندیاں پیدا کی ہیں۔

غرض فرمایا کہ قرآن کریم کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ یہ ہر زمانہ کے لئے کافی ہوگا۔ اس میں ہر زمانہ کے خیالات پر بحث موجود ہوگی۔ اگر اس زمانہ کے لوگوں کے خیالات غلط ہوں گے تو ان کی تردید کی جائے گی اور اگر صحیح ہوں گے تو تائید کی جائے گی۔

(تفسیر کبیر جلد 10 ص 440-442) ایڈیشن 2023ء یوکے)

تقویم ہجری شمسی

وفا: جماعتی ہجری شمسی تقویم میں ماہِ جولائی کا نام وفا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینے غزوہ ذات الرِّقاع پیش آیا، جس میں طویل سفر اور سواریوں کی قلت کے باعث صحابہؓ کے پاؤں چھلنی ہو گئے۔ بعض کے پاؤں کے ناخن تک اتر گئے، مگر اس کے باوجود انہوں نے صبر، وفا اور جانثاری کی ایسی مثال قائم کی جو تاریخ میں بے نظیر ہے۔ (ادارہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن کریم کا مقام ستاروں کی مانند اعلیٰ وارفع ہے!

جو نظریں قاصر ہیں وہ ان کی اصل ضخامت کو معلوم نہیں کر سکتیں!

فَلَآ أُقۡسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ○ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوۡ تَعۡلَمُونَ عَظِيمٌ ○ إِنَّهُ لَقُرۡآنٌ كَرِيمٌ ○ فِي كِتَابٍ مَكۡنُونٍ ○ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الۡمُطَهَّرُونَ ○ تَنۡزِيلٌ مِنۡ رَبِّ الۡعَالَمِينَ ○

سورۃ الواقعہ کی ان آیات کے ترجمہ و تفسیر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یعنی میں قسم کھاتا ہوں مطالع اور مناظر نجوم کی اور یہ قسم ایک بڑی قسم ہے۔ اگر تمہیں حقیقت پر اطلاع ہو کہ یہ قرآن ایک بزرگ اور عظیم الشان کتاب ہے اور اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک باطن ہیں۔ اور اس قسم کی مناسبت اس مقام میں یہ ہے کہ قرآن کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ کریم ہے یعنے روحانی بزرگیوں پر مشتمل ہے اور بباعث نہایت بلند اور رفیع دقائق حقائق کے بعض کوتاہ بینوں کی نظروں میں اسی وجہ سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے جس وجہ سے ستارے چھوٹے اور نقطوں سے معلوم ہوتے ہیں اور یہ بات نہیں کہ درحقیقت وہ نقطوں کی مانند ہیں بلکہ چونکہ مقام ان کا نہایت اعلیٰ وارفع ہے اس لئے جو نظریں قاصر ہیں ان کی اصل ضخامت کو معلوم نہیں کر سکتیں۔

(جنگ مقدس/ روحانی خزائن جلد 6 ص 87)

کلام الٰہی نہ صرف اعجاز بلکہ اعجاز آفریں بھی ہے

کلام الٰہی نے مسلمانوں کو دوسرے معجزات سے بکلّی بے نیاز کر دیا ہے وہ نہ صرف اعجاز بلکہ اپنی برکات و تنویرات کے رو سے اعجاز آفریں بھی ہے۔ فی الحقیقت قرآن شریف اپنی ذات میں ایسی صفات کمالیہ رکھتا ہے جو اس کو خارجیہ معجزات کی کچھ بھی حاجت نہیں۔ خارجیہ معجزات کے ہونے سے اس میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی اور نہ ہونے سے کوئی نقص عائد حال نہیں ہوتا۔ اس کا بازار حسن معجزات خارجیہ کے زیور سے رونق پذیر نہیں بلکہ وہ اپنی ذات میں آپ ہی ہزارہا معجزات عجیبہ و غریبہ کا جامع ہے جن کو ہر یک زمانہ کے لوگ دیکھ سکتے ہیں نہ یہ کہ صرف گزشتہ کا حوالہ دیا جائے۔ وہ ایسا ملیح الحسن محبوب ہے کہ ہر یک چیز اس سے مل کر آرائش پکڑتی ہے اور وہ اپنی آرائش میں کسی کی آمیزش کا محتاج نہیں۔

ہمہ خوبان عالم را بزیورہا بیارایند
تو سیمیں تن چناں خوبی کہ زیورہا بیارائی *

(جنگ مقدس/ روحانی خزائن جلد 2 ص 61)

---

* دنیا کی سب حسیناؤں کو زیوروں سے آراستہ کیا جاتا ہے، لیکن تُو ایسی سیمیں (چاندی جیسی) بدن والی خوبصورت ہے کہ زیور خود تجھ سے آراستہ ہوتے ہیں۔

اَلْقَصَائِدُ الْاَحْمَدِیَّۃُ

بابت

اوصافِ قرآن مجید

<table>
<tr><td>وَقَدْ نَوَّرَ الْفُرْقَانُ خَلْقًا بِنُوْرِہٖ</td><td>وَلٰکِنَّکُمْ عُمْیٌ فَکَیْفَ أُبَصِّرُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">اورقرآن نے اپنے نور سے مخلوق کوروشن کردیا ہے لیکن تم نابینا ہو۔سو میں تمہیں کیسے دکھا سکتا ہوں۔</td></tr>
<tr><td>أَلَا إِنَّہٗ قَدْ جَاءَ عِنْدَ مُفَاسِدٍ</td><td>إِذَا مَا انْتَھَی اللَّیْلَاءُ فَالصُّبْحُ یُشْعِرُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">آگاہ رہو کہ وہ مفاسد کے وقت آیا ہے۔جب رات ختم ہوجاتی ہے تو صبح نمودار ہوجاتی ہے۔</td></tr>
<tr><td>تَرَی صُوْرَۃَ الرَّحْمٰنِ فِیْ خِدْرِ سُوْرِہٖ</td><td>فَھَلْ مِنْ بَصِیْرٍ بِالتَّدَبُّرِ یَنْظُرُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">خداتعالیٰ کی صورت اس کی سورتوں کے پردہ میں دکھائی دیتی ہے۔پس کیا کوئی دیکھنے والا ہے جوتدبر کے ساتھ دیکھ لے</td></tr>
<tr><td>تَرَاءَی لَنَا الْحَقُّ الْمُبِیْنُ بِقَوْلِہٖ</td><td>وَآیَاتُہٗ دُرَرٌ وَمِسْكٌ أَذْفَرُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">اس کی باتوں سے ہم کو حق دکھائی دے رہا ہے اور اس کی آیات موتی اور خالص مشک ہیں۔</td></tr>
<tr><td>قُلِ الْآنَ ھَلْ فِیْ کُتْبِکُمْ مِثْلُ نُوْرِہٖ</td><td>وَفَکِّرْ وَلَا تَعْجَلْ وَنَحْنُ نُذَکِّرُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">کیا تمہاری کتابوں میں ایسا نور ہے؟ اور تو سمجھ لے اور جلدی نہ کر ہم تجھ کو نصیحت کرتے ہیں۔</td></tr>
<tr><td>وَإِنْ کُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ فِیْھَا دَلَائِلًا</td><td>فَجَھْلُكَ جَھْلٌ بَیِّنٌ لَیْسَ یُسْتَرُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">اور تو خیال کرتا ہے کہ ان کتابوں میں بھی دلائل ہیں تو تیری جہالت واضح ہے جس کو چھپایا نہیں جاسکتا۔</td></tr>
</table>

(ازکرامات الصادقین/ روحانی خزائن جلد 7 ص 33-34)

دِل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں قرآں کے گِرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

میں بھی ایک عاشق ہوں!

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''خداتعالیٰ نے جو کچھ اپنی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ تمام حسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہزارہا عاشق بنائے اور مَیں بھی ان میں سے ایک ناچیز بندہ ہوں۔''

(چشمہ معرفت۔روحانی خزائن: جلد 23 ص 431)

فتاویٰ امام الزمان علیہ السلام

بابت

آدابِ قرآن مجید

رکوع وسجود میں قرآنی دُعا کرنا

مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی نے سوال کیا کہ رکوع وسجود میں قرآنی آیت یا دُعا کا پڑھنا کیسا ہے؟

فرمایا: سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خداتعالیٰ کا کلام عظمت چاہتا ہے ماسوا اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دُعا پڑھی ہو۔

(ملفوظات جلد 3 ص 240)

میّت کے لئے تلاوت

کیا میّت کو صدقہ خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے؟

جواب ۔ میّت کو صدقہ خیرات جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے ۔لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے ثابت نہیں ہے۔

قرآن شریف کے اوراق کا ادب

ایک شخص نے عرض کی کہ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو اگر بے ادبی سے بچانے کے واسطے جلا دیا جائے تو کیا جائز ہے؟

فرمایا:۔ جائز ہے ۔ حضرت عثمانؓ نے بھی بعض اوراق جلائے تھے۔نیت پر موقوف ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 253)

فرمودات حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قرآن کریم کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی وضاحتوں کے مطابق سمجھنا چاہئے!

''ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جن کو اللہ تعالیٰ نے حَکَم اور عدَل بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے قرآن کریم کے ایسے چھپے خزانے جن تک ایک عام آدمی پہنچ نہیں سکتا تھا ان خزانوں کے بارے میں کھول کر وضاحت کر دی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ اور اس دعویٰ کے مطابق ہے کہ اگر تمہیں نصیحت حاصل کرنے کا شوق ہے تو ہم نے قرآن کریم کو آسان بنایا ہے.... بہر حال

ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے

کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا ہے تب ہی ان لوگوں میں شمار ہو سکیں گے جن کے لئے یہ کتاب ہدایت کا باعث ہے۔ ورنہ تو احمدی کا دعویٰ بھی غیروں کے دعوے کی طرح ہی ہو گا کہ ہم قرآن کو عزت دیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں؟ اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ

اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا

اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے۔ قرآن کی عزت یہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ شیلفوں میں اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر قرآن کریم رکھ لیتے ہیں اور صبح اٹھ کر ماتھے سے لگا کر پیار کر لیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھیں ہو گئیں۔ یہ تو خدا کی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔

پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے

کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں۔ یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہر حال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔''

(از خطبہ جمعہ 24/ستمبر 2004ء)

ہدایات از کتاب : سبیل الرشاد

اَلْوَاحُ الْھُدیٰ

تعلیم القرآن کی بابرکت اسکیم!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی مہم میں بہت برکت ڈالے گا۔

اوران تحریکوں کے ذریعہ انوارقرآن زمین پر محیط ہو جائیں گے تعلیم القرآن کا نظام وصیت سے بھی گہرا تعلق ہے اس لئے موصی صاحبان پر قرآنی انوار کی اشاعت کی خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ ضرورت ہے کہ ہر احمدی اپنے دل کو نور قرآن سے اتنا منور کرلے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نور ہی نور نظر آئے اور پھر ایک عالم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو۔‘‘

(الفضل 10؍اگست 1966ء)

قارئین کی آراء

صدائے قلوب

رسالہ انصاراللہ کے اس کالم میں ہم اپنے معزز قارئین کے دلوں کی آواز،قیمتی آراء،مخلصانہ تجاویز اور فکرانگیز تحریروں کو جگہ دیتے ہیں۔اگرآپ رسالہ انصاراللہ کے کسی مضمون یا شمارے پر اپنی رائے دینا چاہتے ہیں،تو آپ کی کاوش کا خیر مقدم ہے! تحریر جامع اور مختصر اور شائستہ زبان میں ہو۔

محترم مولانا سید آفتاب احمد صاحب نیّر انچارج نورالدین لائبریری قادیان:

محترم صدر صاحب انصاراللہ بھارت کی جانب سے مرسلہ رسالہ انصاراللہ قادیان کے ماہ اپریل اور ماہ مئی 2025 کے شمارے موصول ہوئے۔جزاکم اللہ۔

خاکسار نے ہر دو شمارے کا بغور مطالعہ کیا سابقہ شمارے کے مقابل پر ان دونوں شمارے میں درج مضامین میں سے خصوصاً طبقہ نسواں اور خلافت سے متعلق مضامین میں جدت نظر آئی ہے۔جزاہم اللہ احسن الجزاء...اللہ تعالیٰ رسالہ انصار اللہ کو ہر لحاظ سے قارئین کے لئے مفید بنائے۔

(مکتوب بحوالہ:نورالدین لائبریری- 43/21.5.25)

محترمہ پرنسپل صاحبہ تعلیم الاسلام سینئر سیکنڈری اسکول قادیان:

تحریر خدمت ہے کہ شمارہ انصاراللہ اپریل 2025ء ایک خوش گوار اور پرسکون عائلی زندگی کے قیام کے لئے نہایت میسر راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔اس میں قرآن مجید،احادیث،اسوہ رسول صلی اینم،ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء وقت کی روشنی میں ایک مثالی اسلامی شوہر کے کردار کو اجاگر کیا گیا ہے۔یہ شمارہ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کا آئینہ دار ہے اور ایک جنت نظیر گھر کی تعمیر کے لئے مفید راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کاوش کو بابرکت فرمائے اور یہ رسالہ اصلاح خانہ اور معاشرے کا میسر ذریعہ بنتا چلا جائے۔آمین۔

(مکتوب بحوالہ:لجنہ اماءاللہ بھارت- 561/21.5.25)

از مکتوباتِ احمد

قرآن شریف
معانی اور الفاظ دونوں کے رُو سے معجزہ ہے!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی کئی قسم کی ہوتی ہے اور وحی میں ضروری نہیں ہوتا کہ الفاظ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ بلکہ بعض وحیوں میں صرف نبی کے دل میں معانی ڈالے جاتے ہیں اور الفاظ نبی کے ہوتے ہیں اور تمام وحییں اسی طرح کی ہوئی ہیں۔ **مگر قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں** اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلی وحی کے معانی بھی معجزہ کے حکم میں تھے۔ **مگر قرآن شریف معانی اور الفاظ دونوں کے رُو سے معجزہ ہے** اور توریت میں یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ دونوں کے رُو سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ تفصیل اس کی انشاء اللہ القدیر بروقت ملاقات سمجھا دوں گا۔ نقل خط امام الدین بھیج دیں۔ وہ نیم مرتد کی طرح ہے۔

خاکسار

غلام احمد

(ماخوذ از **مکتوبات احمد**۔ جلد 2 ص 613)

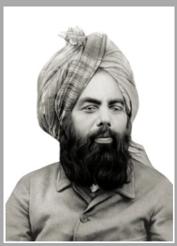

سیرت المھدی علیہ السلام — رسالہ نورالقرآن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماہنامہ رسالہ!

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی عظمت اور اعجاز کو دنیا کے سامنے پیش کرنے، مخالفین اسلام کے اُن حملوں کا جواب دینے جو اُس وقت عیسائی مشنری اور آریہ سماج کے راہنما قرآن، اسلام اور بانی اسلام پر کر رہے تھے قرآن کے سچا اور زندہ کلام ہونے اور قرآن کی روحانی برتری کو ثابت کرنے کے لیے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے کا ارادہ فرمایا اور بالفعل ایک رسالہ بنام **نورالقرآن** جاری فرمایا مگر کثرت مشاغل و مصروفیات کے باعث اس کے صرف دو نمبر ہی نکل سکے۔

پہلا نمبر تین ماہ یعنی بابت ماہ **جون، جولائی و اگست 1895ء** شائع ہوا۔ نورالقرآن نمبر ا میں آپؑ نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ تحریر فرمائے۔

دوسرا نمبر بابت ماہ **ستمبر و اکتوبر و نومبر و دسمبر 1895ء اور جنوری و فروری و مارچ و اپریل 1896ء** شائع ہوا۔ اس میں پادری فتح مسیح سکنہ فتح گڑھ ضلع گرداسپور کے دو خطوط کا جواب تحریر فرمایا۔ جن میں اس کو رباطن پادری نے سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین امام الطیبین و سید المعصومین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے اور بے جا اعتراضات کرتے ہوئے نعوذ باللہ آپ پر زنا کی تہمت لگائی تھی۔

خلاصہ نکات کی صورت میں

قرآن کی فصاحت و بلاغت حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی فصاحت اور بلاغت کو معجزہ قرار دیا اور بتایا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

الٰہی کتاب کا حقیقی حُلیہ اور زندہ معجزہ صرف یہی ہے کہ وہ علم اور حکمت اور فلسفہ حقّہ کی معلم ہو اور صرف مدعی نہ ہو بلکہ ہر ایک دعویٰ کو تسلی بخش طریق سے ثابت کرے۔

قرآن کی روحانی تاثیر آپؑ نے واضح کیا کہ قرآن صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں ایک روحانی نور موجود ہے جو سچے دل سے پڑھنے والوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اعجازی خاصیت قرآن کی یہ اعجازی خاصیت ہے کہ وہ اپنے دعویٰ اور دلیل کو آپ ہی بیان کرتا ہے اور یہی ایک اوّل نشانی اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔

نیکی اور بدی قرآن کی تعلیم یہی ہے کہ بدی حقیقی تبھی دُور ہوتی ہے جب نیکی اُس کی جگہ لے لے۔

گناہ کی حقیقت بجز اس کے کچھ نہیں کہ سرکشی کی ملونی سے نفسانی جذبات کا شور و غوغا ہو جس کی متابعت کی حالت میں ایک شخص کا نام گنہگار رکھا جاتا ہے۔

نجات نجات کا سچا طریق قدیم سے یہی ہے کہ الٰہی منادی کو قبول کر کے اس کے نقشِ قدم پر ایسا چلیں کہ اپنی نفسانی ہستی سے مر جائیں۔ اور اس طرح اپنے لیے آپ فدیہ دیں۔ اور اس روحانی قربانی کا سامان فطرت انسانی اپنے ساتھ لائی ہے اور اسی پر متنبہ کرنے کے لیے ظاہری قربانیاں رکھی گئیں۔

استغفار استغفار کی تعلیم جو نبیوں کو دی جاتی ہے اس کو عام لوگوں کے گناہ میں داخل کرنا حماقت ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ لفظ اپنی نیستی اور تذلل اور کمزوری کا اقرار اور مدد طلب کرنے کا متواضعانہ طریق ہے۔

مغفرت مانگنے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس گناہ کا اندیشہ ہے ۔خدا تعالیٰ اس بلا یا اس گناہ کو ظاہر ہونے سے روک دے یا ڈھانکے رکھے۔کوئی راستباز نبی اس دنیا میں نہیں آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے منہ پھیرا اور اِس حقیقی چشمہ سے سرسبز نہ ہونا چاہا۔ہاں سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ نے اس سرسبزی کو مانگا۔اور خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ اُسے سرسبز اور معطّر کیا۔

شیطان شیط مرنے کو کہتے ہیں۔جس نے اپنے روحانی باغ کو سبز رکھنے کے لیے حقیقی چشمہ سے استغفار کے نالے کو لبالب نہیں کیا وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح ہلاک ہوگا۔

عرب اور شراب عربوں میں شراب کے پانچ وقت مقرر تھے ان کی جگہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں مقرر کر دیں۔1۔جاشریہ۔صبح قبل طلوع آفتاب کی شراب ہے 2۔صبوح۔بعد طلوع آفتاب کی شراب 3۔قیل ۔دوپہر کی شراب۔4۔غبوق۔عصر کے وقت کی 5۔فحم ۔رات کی شراب کا نام ہے۔اسلام نے ان پانچ وقت کی شرابوں کی جگہ پانچ نمازیں مقرر کردیں۔

محبت محبت کے معنی پُر ہو جانا ہیں۔اس کی تائید میں حضورؑ نے عربی محاورات کا بھی ذکر فرمایا۔سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق کو پسند کرتا ہے گویا اسی کا روپ ہو جاتا ہے۔پس قرآنی تعلیم کی رُو سے بجُز خدا تعالیٰ اور صلحاء کے محبت کسی اور سے جائز نہیں۔

اسلام کا خدا اسلام کی خداشناسی نہایت صاف صاف اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔اَلَسْتُ بِرَبِّکُم قَالُوا بَلٰی یعنی ہر ذرّہ ذرّہ اپنی طبیعت اور رُوحانیت سے اس کا حکم بردار ہے۔اس کی طرف جھکنے کے لیے ہر یک طبیعت میں کشش پائی جاتی ہے۔اور یہ دلیل کہ ہر چیز کا خالق ہے ازلی ابدی اور غیر فانی ہے اور موت اُس پر جائز نہیں۔اسی طرح وہ ہر چیز کا قیوم بھی ہے۔یعنی ہر ایک چیز کی بقا اسی کے ساتھ ہے وہ ربّ العرش یعنی مالک کونین ہے وغیرہ۔

عرش اور ہزار ہا عالم عرش سے مراد مقدس بلندی کی جگہ ہے اور جیسا کہ ایک شخص کسی اُونچی جگہ بیٹھ کر یمین و یسار پر نظر رکھتا ہے ایسا ہی استعارہ کے طور پر خدا تعالیٰ بلند سے بلند تخت پر تسلیم کیا گیا ہے جس کی نظر سے کوئی چیز چھُپی ہوئی نہیں۔اور اوپر کی طرف وہ ایک انتہائی نقطہ کی طرح ہے۔جس کے نیچے سے دو عظیم الشان عالَم کی دو شاخیں نکلتی ہیں۔اور ہر ایک شاخ ہزار عالم پر مشتمل ہے جن کا علم بجُز ذاتِ باری تعالیٰ کسی کو نہیں۔جو اس نقطہ انتہائی پر مستوی ہے جس کا نام عرش ہے۔

مخالفین کا چیلنج حضرت اقدسؑ نے قرآن کی نظیر لانے کے چیلنج کو دہرایا اور مخالفین کو دعوت دی کہ اگر قرآن انسان کا کلام ہے تو اس جیسا کلام پیش کریں۔

اعتراضات کا رد آپؑ نے مسیحی پادریوں کے اعتراضات کا نکتہ وار اور علمی جواب دیا، ان کے دلائل کو کمزور اور بے بنیاد قرار دیا۔الزامی جوابات کے ضمن میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور اُس کے پیارے تھے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔وہ ہمارے نبی کریم پر ایمان لائے تھے۔اِس لیے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔بلکہ ہم نے ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادریوں کی گالیاں سُن کر اختیار کیا ہے۔

عربی زبان کی عظمت حضرت اقدسؑ نے عربی زبان کی جامعیت اور اس کے قرآنی استعمال کو اعلیٰ ترین سطح پر قرار دیا، اور دکھایا کہ یہ زبان خدائی کلام کے لیے کس قدر موزوں ہے۔

الہامی انداز کتاب میں بعض مقامات پر عربی اشعار اور الہامی جملے بھی شامل ہیں، جو روحانی کیفیت کو بڑھاتے ہیں۔۔

خلاصہ کا نچوڑ نور القرآن کتاب اول قرآن کریم کے نورانی، فصیح، اور زندہ کلام ہونے کا زبردست دفاع ہے۔یہ کتاب صرف تفسیر نہیں بلکہ ایک روحانی دعوت بھی ہے جو مخالفین کو اسلام کی سچائی قبول کرنے کی طرف بلاتی ہے۔اس کا لب لباب یہی ہے کہ قرآن اللہ کا زندہ کلام ہے جو قیامت تک کے لیے چیلنج ہے۔

تیار کردہ : عزیز احمد ناصر (مینیجر رسالہ انصار اللہ)

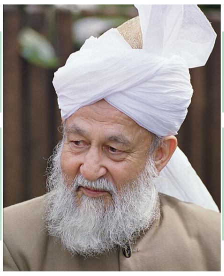

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

قرآن کریم اور عصرِ حاضر

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ

جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں۔
جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے۔ یہ وعدہ ہم پر فرض ہے۔ یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔ (الانبیاء:105)

تخلیق کے آغاز

↕

اس کے انجام

↕

پھر صبح امید

کائنات کا پھیلاو ایک خاص وقت میں رک جائے گا اور پھر ہر کہکشاں گریویٹی کی وجہ سے ایک نقطہ کی طرف واپس آئے گی اور کائنات کا سارا مادہ باہم اکٹھا ہو کر ایک نقطے میں سمٹ جائے گا جس کو بگ کرنچ (Big Crunch) کہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”اس آیت میں زمین و آسمان کی صف لپیٹ دینے کا ذکر ہے۔ اور ساتھ ہی یہ ذکر بھی فرما دیا گیا ہے یہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ اسی کائنات سے جو کہ عدم میں ڈوب جائے گی، نئی کائنات پیدا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اس کا اعادہ کرتا رہے۔“

”زمین و آسمان کی صف لپیٹ دینے کا ذکر ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا کہ یہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ اسی کائنات سے جو ایک دفعہ عدم میں ڈوب جائے گی، نئی کائنات پیدا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اس کا اعادہ کرتا رہے۔“

(تعارفی نوٹ سورۃ الانبیاء بحوالہ قرآن کریم اردو ترجمہ کے ساتھ صفحہ 542)

”تخلیق کے آغاز اور اس کے انجام سے متعلق قرآنی نظریہ بلاشبہ غیر معمولی شان کا حامل ہے... لیکن یہ دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ تخلیق سے دہرائے جانے کے متعلق یہ اتنے ترقی یافتہ نظریات آج سے چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے اُمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بذریعہ وحی منکشف فرمائے گئے تھے۔“

(قرآن کریم اور کائنات۔ بحوالہ الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ 264-265)

Genetic Engineering

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ (فصلت 23)

اورتم (اِس سے) چُھپ نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہاری سماعت گواہی دے اور نہ تمہاری نظریں (گواہی دیں) اور نہ تمہاری جلدیں۔ لیکن تم یہ گمان کر بیٹھے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کا علم ہی نہیں.

فی زمانہ حیوانات کے ماہرین نے قطعی طور پر ثابت کردیا ہے کہ انسان کی ظاہری اور اندرونی شکل وشباہت سب سے زیادہ جلد کے ہر خلیہ میں مُرتسم کردی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کروڑوں سال پہلے کا کوئی جانور اس طرح مدفون ہو کہ اس کی جلد کے خلیے محفوظ رہیں تو ان میں سے صرف ایک خلیہ سے ہی بالکل ویسے ہی جانور کی از سرِ نو تخلیق کی جا سکتی ہے۔ جنیٹیک انجنیئرنگ (Genetic Engineering) کے ذریعہ جلد کے خلیوں سے بھیڑوں یا انسانوں کی تخلیق کا عمل بھی اسی قرآنی شہادت کو ثابت کرتا ہے۔ (ماخوذ از ترجمہ قرآن کریم)

ہر چیز جوڑا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ (یٰسٓ 37:)

پاک ہے وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے اُس میں سے بھی جو زمین اگاتی ہے اور خود اُن کے نفوس میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کا وہ کوئی علم نہیں رکھتے۔

نزولِ قرآن کے زمانہ میں تو عربوں کے نزدیک نر اور مادہ کی صورت میں صرف کھجوروں کے جوڑے ہوا کرتے تھے اور کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہر قسم کے پھلوں کے پودوں کو جوڑا جوڑا بنایا ہے بلکہ آیت نمبر ۳۷ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے۔ آج کی سائنس نے اسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے یہاں تک کہ مادہ کے اور ایٹمز (Atoms) کے بھی اور Sub-Atomic ذرّات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ غرضیکہ جوڑوں کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے اور توحید کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا سمجھنا ضروری ہے۔ صرف کائنات کا خالق ہی ہے جس کو جوڑے کی ضرورت نہیں ورنہ سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے۔ (از ترجمہ قرآن کریم)

قلم اور دوات

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ (القلم 2) نٓ۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں۔

''ن''... جس کا ایک معنی دوات کا ہے اور قلم سے لکھنے والے تمام اس کے محتاج رہتے ہیں۔ اور انسان کی تمام ترقیات کا دَور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے۔ اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لَوٹ جائے اور پھر کبھی اسے کوئی علمی ترقی نصیب نہیں ہوسکتی۔

(ماخوذ از ترجمہ قرآن کریم)

یہ ہے شجرہ طیّبہ !

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ○ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمہ ءطیّبہ کی ایک شجرہ ءطیّبہ سے اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے وہ ہر گھڑی اپنے ربّ کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔(إبراھیم 25-26)

قابل عمل کلام کی مثال اور کلمۃ طیبۃ : پانچ (5) نشانیاں

(1) طَيِّبَةٍ : وہ طیب ہو یعنی اس میں ظاہری باطنی کوئی نقص نہ ہو کوئی ضرر نہ ہو لذیذ، پاکیزہ، خوبصورت، شیرین، شاندار اور خوبیوں میں بڑھا ہوا ہو۔

(2) أَصْلُهَا ثَابِتٌ : مضبوط جڑھ والے درخت کی طرح وہ اول تازہ غذا حاصل کر رہا ہو۔

۱۔ اسے تازہ بتازہ خدا کے فضل حاصل ہوں جس کی وجہ سے وہ تازہ ضروریات زمانہ کو پورا کرتا رہے۔

۲۔ دوسرے صدمہ سے جھکے نہیں۔ یعنی نکتہ چینیاں برداشت کر سکے۔

۳۔ تیسرے اس کی تعلیم پختہ ہو اور اختلاف زمانہ سے بدلے نہیں۔

۴۔ چوتھے اس کی عمر لمبی ہو۔

۵۔ پانچویں وہ مومنوں کے قلوب کے اندر یہ مضبوطی سے جڑیں پکڑے.

۶۔ چھٹے وہ ایک ہی جگہ سے غذا لینے والا ہوا اور اس کی جڑیں گہری ہوں یعنی وہ ہر معاملہ میں سیر کن بحث کرنیوالا ہو۔ لیکن سب تعلیمات ایک ہی اصل کے ماتحت ہوں۔ اور زندگی کا سامان یعنی دلائل و براہین صرف اللہ تعالیٰ سے لے۔

(3) وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ: یعنی اس پر عمل کر کے خدا تک پہنچا جا سکتا ہو۔ وہ تفصیلات شریعت کو مکمل طور پر کثرت اور وضاحت سے بیان کرے اور اس کی تعلیم مفید اخلاق پر مبنی ہو اور اس سے بہت لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔

(4) تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ : وہ اپنا پھل ہر وقت دے رہا ہو یعنی ہر وقت کامل انسان پیدا کر رہا ہو۔

(5) بِإِذْنِ رَبِّهَا : یہ پھل دینا اذن الٰہی سے ہو۔ اس میں بتایا کہ کلام الٰہی کے نتائج صرف طبعی نہیں ہوتے فوق طبعی بھی ہوتے ہیں یعنی اس پر عمل سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی ایسی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں جو طبعی نتائج سے ممتاز ہوں اور جن سے ثابت ہو کہ اس کا نازل کرنے والا طبیعی قوانین پر حاکم ہے۔

یہ تمام خوبیاں قرآن میں بدرجہ کمال پائی جاتی ہیں۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر)

مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم (مؤرخ احمدیت)

قرآن عظیم کا پہلا تاریخی اردو ترجمہ اور ظہور امام مہدیؑ

مسلمانان برصغیر کی مذہبی تاریخ میں قرآن عظیم کا پہلا تحت اللفظ اُردو ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ کے قلم سے اور با محاورہ اردو ترجمہ حضرت شاہ عبد القادر صاحب دہلویؒ کے قلم سے نکلا۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ ابتدا میں اسلام پریس کلکتہ سے شائع ہوا۔ جلد اول 39-1838ء (1254ھ) میں اور جلد ثانی دو برس بعد منصۂ شہود پر آئی۔

اس ایڈیشن کی خصوصیت یہ تھی کہ اردو ترجمہ متنِ قرآن کے نیچے نستعلیق ٹائپ میں تھا۔ یہ دونوں ترجمے بہت مقبول ومشہور ہوئے اور اب تک نہایت کثرت سے رائج ہیں اور بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں...

ایک روایت کے مطابق حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے 1249ھ میں وفات پائی (بعض رویات میں 1233ھ یعنی 18-1817ء لکھا گیا ہے) اور 14/شوال 1250ھ مطابق 13/فروری 1835ء کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور مہدی معہودؑ شمالی ہند کی ایک مقدس بستی قادیان میں پیدا ہوئے اور جناب الٰہی کی طرف سے مارچ 1882ء میں ماموریت وامامت کے مقام پر کھڑے کئے گئے اور آپ کو الہام ہوا۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ

رحمن خدا نے تجھے قرآن سکھلایا ہے۔

کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

پس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص238، 239/ حاشیہ در حاشیہ نمبر 1 طبع اول)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کیلئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ اُن تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔* مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب واجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز آدم علیہ السلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔‘‘

(تحفہ گولڈویہ/ روحانی خزائن۔ جلد 17 ص264)

(ماخوذ از تفسیر صغیر کے بے مثال معنوی۔لغوی اور ادبی کمالات)

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں۔

(ملفوظات جلد 1 ص542)

تازہ ارشادات

حضرت امیر المؤمنین

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

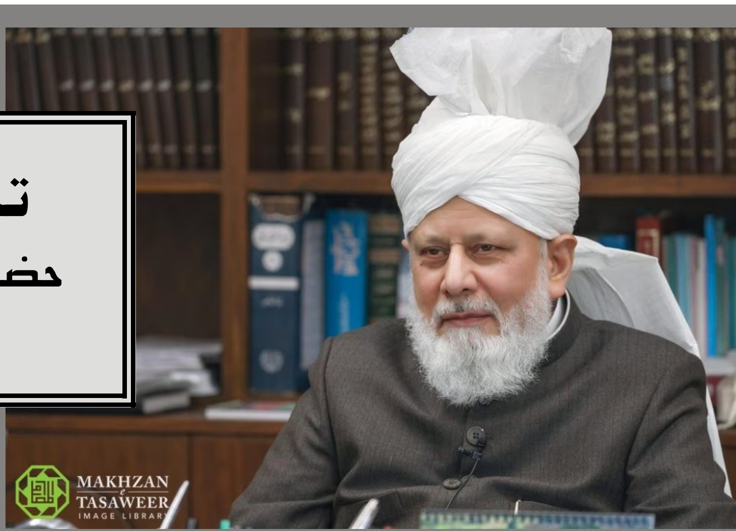

پُرانی تفاسیر القرآن

کسی کے سوال کے جواب میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پرانے بزرگوں کی تمام تفسیریں اچھی ہیں۔ آپ کی معلومات کے لئے چند تفسیروں کے نام لکھ رہا ہوں۔ مثلاً تیسری صدی ہجری میں لکھی جانے والی تفسیر طبری، جس کا پورا نام ’جامع البیان فی تاویل القرآن‘ ہے اور جسے ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر الطبری نے تصنیف کیا۔

چھٹی صدی ہجری میں امام ابو ابوعبد اللہ محمد فخر الدین ابن خطیب الرازی کی تصنیف کردہ تفسیر، عمدہ تفسیر ہے۔ ’مفاتح الغیب المعروف التفسیر الکبیر‘ بہت عمدہ تفسیر ہے۔

ساتویں صدی ہجری میں لکھی جانے والی تفسیر بعنوان ’الجامع لاحکام القرآن معروف بہ ’تفسیر قرطبی مشہور عالم ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر المعروف امام قرطبی نے تصنیف فرمائی۔

علاوہ ازیں تفسیر جلالین، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر روح المعانی وغیرہ اچھی اور پڑھنے کے قابل تفاسیر ہیں۔

(بحوالہ بنیادی مسائل کے جوابات/ الفضل انٹرنیشنل 12/اپریل 2021ء)

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم

تلاوت کے اختتام پر صدق اللہ العظیم پڑھنے کے متعلق سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’میں نے اس بارہ میں تحقیق کروائی ہے۔ علماء میں دونوں قسم کے نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں۔ جو اس کے جواز کے قائل ہیں انہوں نے بعض قرآنی آیت اور احادیث سے استدلال کر کے اس کے جواز کی راہ نکالی ہے۔

میرے نزدیک بھی اگر کوئی تلاوت کرنے کے بعد یہ الفاظ پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی برائی تو بہرحال نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے سچا ہونے کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ لیکن ان الفاظ کا مطلب جانے بغیر صرف ایک رسم کے طور پر انہیں دہرا دینا ایک بے معنی فعل شمار ہوگا۔‘‘

(بحوالہ بنیادی مسائل کے جوابات/ الفضل انٹرنیشنل 12/مارچ 2021ء)

پانی کردے علومِ قرآں کو گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

(کلام محمود)

قرآنی تعلیمات کا بنیادی مقصد
خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار ہے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو آیات اور سورتوں کی شکل میں نازل فرمایا اور آنحضور نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی پا کر اس کی موجودہ ترتیب کو قائم فرمایا ہے۔ آنحضورؐ کے بعد مختلف وقتوں میں کئی طرح سے جو قرآن کریم کی تقسیم کی گئی ہے، یہ سب ذوقی باتیں ہیں۔ اس سے قرآن کریم میں پائی جانے والی دائمی تعلیمات اور اس کے عمیق در عمیق روحانی معارف پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

قرآنی تعلیمات کا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار ہے۔ اس اعتبار سے جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ قرآن کریم کی ابتدا میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کے مضمون کو بیان کیا گیا اور قرآن کریم کا اختتام بھی اسی توحید باری تعالیٰ کے مضمون پر ہو رہا ہے اور قرآن کریم کے درمیان میں جو سورۃ آئی ہے یعنی سورۃ الکھف وہ بھی خاص طور پر توحید کے ہی مضمون پر مشتمل ہے اور پھر خود اس سورۃ کا آغاز اور اختتام بھی توحید ہی کے مضمون پر ہوتا ہے۔ پس قرآن کریم کی اس ترتیب میں یہ حکمت نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ توحید کی تعلیم کو بیان فرما کر انسان کو یہ پیغام دیا ہے کہ اس کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر اس عارضی زندگی کو گزارے تا کہ اُخروی اور دائمی زندگی میں وہ خدا تعالیٰ کے لامتناہی فضلوں کا وارث بن سکے۔

(بحوالہ بنیادی مسائل کے جوابات/ الفضل انٹرنیشنل 22/اپریل 2022ء)

قرآن کریم کے پڑھنے کے بھی کچھ آداب ہیں...
ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھنا چاہئے!

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصے میں قرآن کریم کو ختم کیا اس نے قرآن کریم کا کچھ نہیں سمجھا۔ (ترمذی ابواب القراءۃ)۔ بعض لوگوں کو بڑا فخر ہوتا ہے کہ ہم نے اتنے دن میں، ایک دن میں یا دو دن میں سارا قرآن کریم ختم کر لیا۔ یا ہم نے اتنے منٹ میں سیپارے ختم کر دیئے یا اتنا سیپارہ ختم کر دیا۔ بلکہ رمضان کے دنوں میں تو پاکستان میں (اور جگہوں پہ بھی ہوگا) غیروں کی مسجدوں میں مقابلہ ہوتا ہے کہ کون جلدی تراویح پڑھاتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ہماری یونیورسٹی کا کارکن تھا۔ بڑا نمازی غیر از جماعت، وہ بتاتا تھا کہ میں آج فلاں مسجد میں گیا وہاں فلاں مولوی بڑا اچھا ہے اس نے تو تین منٹ میں دو رکعت نماز پڑھا دی اور آٹھ رکعتوں میں قرآن کریم کا ایک پارہ ختم کر دیا۔ تو جب اسے پوچھو کہ کچھ سمجھ بھی آئی؟۔ سمجھ آئی یا نہ آئی اس نے بہر حال قرآن کریم پڑھ دیا تھا۔ وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ قرآن کریم غور سے اور سمجھ کر پڑھو، ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (ابوداؤد۔ کتاب الصلوۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ)۔ تو یہ مزید کھل گیا کہ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔

(از خطبہ جمعہ 24/ستمبر 2004ء)

تلاوت قرآن اور قبولیتِ دعا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی قرآن کریم کا سیکھنا، پڑھنا، یاد کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم قرآن کریم کی برکات سے فیض پانے والے ہوں اور ہمیشہ فیض پاتے چلے جائیں۔

(خطبہ جمعہ 21/اکتوبر 2005ء)

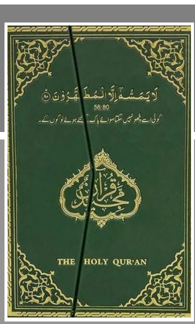

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ (القمر18)

قرآنی تعلیمات پر ایک طائرانہ نظر

از افاضاتِ ارشادات حضرت مصلح موعودؓ

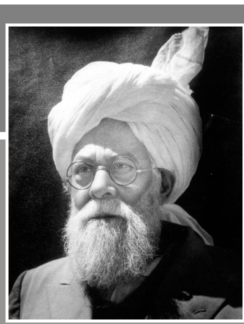

اوقات نماز کا تعین

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (الاسراء:79)

اس آیت میں پانچوں نمازوں کے اوقات بتائے گئے ہیں۔ دلوک کے تین معنی ہیں۔ اور ہر ایک معنی کے رو سے ایک ایک نماز کا وقت ظاہر کر دیا گیا۔

(۱) مَالَتْ وَ زَالَتْ عَنْ كَبِدِ السَّمَاءِ : یعنی زوال کو دلوک کہتے ہیں۔ اس میں ظہر کی نماز آگئی۔

(۲) اِصْفَرَّتْ : جب سورج زرد پڑ جائے تو اس کو بھی دلوک کہتے ہیں اسمیں نماز عصر کا وقت بتا دیا گیا۔

(۳) تیسرے معنی غَرَبَتْ یعنی غروب شمس کے ہیں اس میں نماز مغرب کا وقت بتایا گیا ہے۔

(۴) غَسَقِ الَّیْلِ کے معنی ظُلْمَةُ اَوَّلِ اللَّيْلِ کے ہیں۔ یعنی رات کے ابتدائی حصہ کی تاریکی۔ اس میں نماز عشاء کا وقت مقرر کر دیا گیا۔

(۵) قُرْآنَ الْفَجْرِ کہہ کر صبح کی نماز کا ارشاد فرمایا۔ اس کے سوا کوئی اور تلاوت صبح کے وقت فرض نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر/جلد6 ص405۔ یوکے ایڈیشن 2023ء)

قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ (الاسراء:86)

یوگا سے کوئی روح کامل نہیں ہوسکتی!

قرآن کریم اس سوال کا جواب یہ دیتا ہے کہ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ۔ اے محمد! رسول اللہ تو ان سے کہہ دے کہ روح کامل یعنی جو روح خدا تعالیٰ سے صحیح تعلق رکھتی ہے اور بعض علوم غیبیہ سے آگاہ کی جاتی ہے مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیار ہوتی ہے۔ بغیر امر رب کے کوئی روح کامل نہیں ہوسکتی۔ اور جس قسم کی مشقوں اور جادوؤں اور یوگا کو تم روح کے کامل کرنے کا ذریعہ بتاتے ہو۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ روح صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے کامل ہوتی ہے گویا اس جگہ الروح سے مراد کامل روح ہے جو سب روحانی صفات کو اپنے اندر رکھتی ہو۔ (تفسیر کبیر/جلد6 ص423۔ یوکے ایڈیشن 2023ء)

خدا ہی تھا کہ جس نے دی یہ نعمت　　محمدؐ ہی تھے جو لائے یہ خلعت

پس اے میرے عزیز و میرے بچو!　　دل و جاں سے اسے محبوب رکھو

(کلام محمود)

کامیابی کا اصل گُر!

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (البقرہ : 190)

اس میں بتایا کہ کامیابی ہمیشہ ابواب ہی کے ذریعہ آنے سے ہوا کرتی ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے اور دروازوں میں سے داخل ہونے کی بجائے دیواریں پھاند کر اندر داخل ہونا چاہتے ہو تو تمہیں کبھی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ مثلاً لڑائی کے زمانہ میں اگر تم ہتھیاروں سے کام لینا نہ سیکھو اور جنگی فنون کی تربیت نہ لو بلکہ یونہی سینہ تان کر دشمن کے سامنے چلے جاؤ۔ تو تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر چھوٹی سے چھوٹی تلوار بھی تمہارے پاس ہو یا تمہیں لاٹھی چلانا ہی آتا ہو تو تم قوم کے لئے مفید وجود بن سکتے ہو۔ پس کامیابی کے لئے ان ذرائع اور اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد 3 ص 226- یو کے ایڈیشن 2023ء)

لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (الفرقان:2)

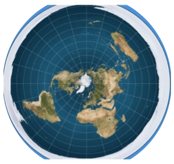

زبانیں سیکھنے کی ترغیب

چونکہ اسلام ایسا مذہب تھا جس نے لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (الفرقان:2) کے ماتحت دنیا کے ہر مذہب اور قوم کو مخاطب کرنا تھا اس لئے لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فرما کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ اسلامی علماء کو دنیا کی تمام زبانیں سیکھنی چاہئیں ....تاکہ ہر جگہ وہ قرآن کریم کو پھیلا سکیں۔

(تفسیر کبیر۔جلد 9 ص 25۔ یو کے ایڈیشن 2023ء)

بدی کی باتیں نہ پھیلائیں!

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ (النور: 28)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے علم النفس کا ایک ایسا نکتہ بیان کیا ہے جو قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ علم النفس کی تحقیق پہلے زمانہ میں نہیں ہوئی تھی یہ تحقیق انیسویں صدی میں شروع ہوئی اور اب بیسویں صدی میں اس نے ایک علم کی صورت اختیار کی ہے۔ وہ مسئلہ جو قرآن کریم نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بری باتوں کا مجالس میں تذکرہ نہیں کرنا چاہیے ورنہ وہی برائیاں لوگوں میں کثرت کے ساتھ پھیل جائیں گی۔

(تفسیر کبیر جلد 8 ص 457۔ یو کے ایڈیشن 2023ء)

:طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت ابن عباسؓ اور درخواست دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ سب سے زیادہ کس کے لئے دُعائیں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ اس شخص کے لئے دعا کرتا ہوں جو مجھے آکر کہے کہ میرے لئے کوئی دعا کرنے والا نہیں آپ میرے لئے دعا کریں۔ جب وہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے حالانکہ وہ میرا واقف بھی نہیں ہوتا تو میں اس پر اعتماد کیوں نہ کروں۔ (تفسیر کبیر جلد 3 ص 209 یو کے ایڈیشن 2023)

:پتہ:
جماعت احمدیہ بنگلور،
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا!

ناچ گانے اور مسلم سلطنتوں کی تباہی!

وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ (سورہ فرقان:73)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''زُور کے پانچویں معنے مَجۡلِسُ الۡغِنَاءِ یعنی گانے بجانے کی مجلس کے ہیں...رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کے ہتھیار ہیں جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے۔مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی اس واضح ہدایت کو بھلا دیا اور وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں رنگ رلیوں میں مشغول ہو گئے۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں اپنی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔

خلافتِ عباسیہ تباہ ہوئی تو محض گانے بجانے کی وجہ سے۔ ہلاکو خاں اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ منزلوں پر منزلیں طے کرتا ہوا بغداد کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا اور **مستعصم باللہ** ناچ گانے میں مشغول تھا اور بار بار کہتا تھا کہ تم گانے والیوں کو بلاؤ۔ بغداد پر کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ جو حملہ کرے گا وہ خود تباہ ہو جائے گا لیکن ہلاکو خاں نے پہنچتے ہی سب سے پہلے بادشاہ کو قتل کروایا پھر اُس کے ولی عہد کو قتل کیا اور پھر بغداد پر حملہ کر کے اُس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اٹھارہ لاکھ آدمی قتل کر دیئے۔ (الفخری زیر عنوان آخر الخلفاء الدھین خلافۃ المستعصم باللہ و تاریخ العرب الجزء الثانی صفحہ 581،582)

اسی طرح مغلیہ حکومت کی تباہی بھی گانے بجانے کی وجہ سے ہی ہوئی۔ 'محمد شاہ رنگیلے' کو، رنگیلا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ گانے بجانے کا بہت شوقین تھا۔ بہادر شاہ جو ہندوستان کا آخری مغل بادشاہ تھا وہ بھی اسی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوا۔انگریزوں کی فوجیں کلکتہ سے بڑھ رہی تھیں۔الٰہ آباد سے بڑھ رہی تھیں کانپور سے بڑھ رہی تھیں۔میرٹھ سے بڑھ رہی تھیں۔سہارنپور سے بڑھ رہی تھیں اور بادشاہ کے دربار میں گانا بجانا ہو رہا تھا۔آخر انگریزوں نے اُس کے بارہ بیٹوں کے سر کاٹ کر اور خوان میں لگا کر اُس کی طرف بھیجے اور کہا کہ یہ آپ کا تحفہ ہے۔(بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد۔ باب 41/ شاہی خاندان کی بپتا صفحہ 838-839)

اندلس کی حکومت بھی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔مصر کی حکومت بھی گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ اُس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھا۔

مگر اتنی بڑی تباہی دیکھنے کے باوجود مسلمانوں کو اب بھی یہی شوق ہے کہ سینما دیکھیں اور گانا بجانا سُنیں اور وہ اپنی تاریخ سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے۔'' (تفسیر کبیر/جلد9 ص218۔یو کے ایڈیشن 2023ء)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

* وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا (النور60) *

غیر، آخر غیر ہی ہے!
تاریخ اسلام کا عبرتناک واقعہ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''اس آیت میں یہ پیش گوئی بھی پائی جاتی ہے کہ جب مسلمانوں کو قومی طور پر غلبہ حاصل ہوگا تو غلاموں کا رواج اُن میں بڑھ جائے گا چنانچہ اندلس اور بغداد میں زیادہ تر کام غلاموں سے ہی لیا گیا اور یہی مسلمانوں کی تباہی کا موجب ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کے مضمون کو گھریلو مضمون نہ سمجھا جاتا بلکہ یہ سمجھا جاتا کہ یہ آیت چونکہ خلافت کے ذکر کے بعد آئی ہے اس لئے اس میں کوئی قومی مضمون بیان ہوا ہے۔ تو مسلمان اپنے کمزوری کے وقتوں میں اور زیادہ ہوشیار ہو جاتے جیسا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے آخری ایام ہیں۔ اور کسی غیر کو خواہ کتنا ہی بے ضرر نظر آتا اپنے نظام کے پاس پھٹکنے نہ دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو نہ حضرت عثمانؓ کی شہادت ہوتی اور نہ حضرت علیؓ کی ... مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنی طاقت کے زمانہ میں اس ہدایت پر عمل نہ کیا اور وہ اپنی حفاظت سے ایسے غافل ہوئے کہ دشمن انہیں تباہ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت تک بھی گھروں کے دروازے ہوتے تھے جن کے کھولے بغیر کوئی شخص اندر داخل نہیں ہوسکتا تھا لیکن خلافت عباسیہ اور خلافت اندلس اور خلافت فاطمیہ میں دروازے نہیں ہوتے تھے بلکہ صرف زینت کے طور پر پردے گرائے جاتے تھے گویا زینت مقدم ہو گئی تھی اور حفاظتِ نفس مؤخر ہوگئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی خلفاء غلاموں کے ہاتھ سے مارے گئے۔

(تفسیر کبیر/جلد 8 ص 608-606۔ یوکے ایڈیشن 2023ء)

صحت نامہ

وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ۔ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ

متوازن غذا (Balanced Diet)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

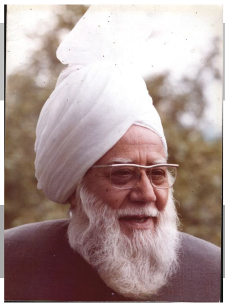

ڈاکٹر اب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق پروٹین میں بھی ایک توازن قائم رکھنا چاہیے۔ خدا کو تو وہ نہیں جانتے۔ یہ فقرہ مَیں کہہ رہا ہوں۔ بہرحال ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ انسان نے اگر صحت مند رہنا ہے تو اس کو اپنی روزانہ کی پروٹین کی مقدار میں بھی آگے یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اتنے فیصد میں گوشت سے حاصل کروں گا (گوشت کی آگے پھر کئی قسمیں بن جاتی ہیں مچھلی وغیرہ لیکن اس کو میں چھوڑتا ہوں) اور اتنے فیصد مَیں پنیر سے حاصل کروں گا اور اتنی دودھ سے لوں گا اور اتنی بادام وغیرہ سے لوں گا اور اتنی میں Legumes یعنی دالوں سے لوں گا۔ دالوں میں سے کسی میں کم پروٹین ہوتی ہے اور کسی میں زیادہ۔ بہرحال خدا تعالیٰ کی شان ہے اس نے بے تحاشا چیزیں بنا دیں اور ہمیں کہا کہ

وَضَعَ الْمِيْزَانَ۔ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ (الرحمٰن:9-8)

کہ اس نے میزان پیدا کیا ہے اور تمہیں حکم یہ ہے کہ اس اصول میزان کو اس بیلنس (Balance) کو توڑنا نہیں۔

اب انگریزوں نے بالکل اسی لفظ کا ترجمہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں Balanced Diet یعنی متوازن غذا۔ قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے کہا تھا کہ خدا نے ہر چیز میں میزان بنایا ہے اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ تمہیں حکم یہ ہے کہ اس اصول کو نہ توڑنا، اس بیلنس (Balance) کو Upset نہ کر دینا ورنہ تمہاری صحتیں خراب ہو جائیں گی۔

پس ہمیں یہ تو اختیار ہے کہ ہم متوازن غذا کھائیں، وزن کو برقرار رکھیں اور ہمیں ٹھیک صحت مل جائے یا ہم اس اصول کو توڑیں اور بیمار ہو جائیں۔ اِذَا مَرِضْتُ میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان خود بیمار ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی شفا کے لئے جھکتا ہے لیکن ہمیں یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم گوشت کھائیں اور ہماری خواہش یہ ہو کہ ہمیں نشاستہ مل جائے اور ہمیں یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم کھائیں پنیر اور یہ سمجھیں کہ ہمارے جسم میٹھے کا فائدہ حاصل کر لیں۔ یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ نے اپنا قانون چلایا ہے۔

(خطباتِ ناصر/جلد6 صفحہ 351-350)

الہام حضرت مسیح موعودؑ : اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

ZISHANAHMAD
AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاوّل

قرآن کریم پڑھنے کا طریق

''قرآن میری غذا اور میری روح کی فرحت کا ذریعہ ہے اور باوجود اس کے کہ میں قرآن کریم کو دن میں کئی بار پڑھتا ہوں مگر میری روح کبھی سیر نہیں ہوتی۔ یہ شفا ہے، رحمت ہے، نور ہے، ہدایت ہے۔''

''قرآن کریم سے بڑھ کر سہل اور آسان کتاب دنیا میں نہیں مگر اس کے لئے جو پڑھنے والا ہو۔ سب سے پہلے اور ضروری شرط قرآن کریم کے پڑھنے کے واسطے تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ متقی کو قرآن پڑھا دے گا۔ طالب علم کو معاش کی طرف سے فراغت اور فرصت چاہیئے۔ تقویٰ اختیار کرنے کی وجہ سے اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچتا ہے کہ کسی کو معلوم بھی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوجاتا ہے۔

پھر دوسری شرط قرآن کریم کے پڑھنے کے واسطے مجاہدہ ہے۔ یہ مجاہدہ خدا میں ہو کر کرنا چاہیئے۔ پھر مشکلات کا آسان ہوجاتا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پھر قرآن کریم کے پڑھنے کا ڈھنگ یہ ہے کہ ایک بار شروع سے لے کر آخر تک خود پڑھے اور ہر ایک آیت کو اپنے ہی لئے نازل ہوتا ہوا سمجھے۔

آدم و ابلیس کا ذکر آئے تو اپنے دل سے سوال کرے کہ میں آدم ہوں یا شیطان؟

اسی طرح قرآن کریم پڑھتے وقت جو مشکل مقامات آئیں۔ ان کو نوٹ کرتے جاؤ۔

جب قرآن شریف ایک بار ختم ہوجائے تو پھر اپنی بیوی کو اور گھر والوں کو اپنے درس میں شامل کرو۔ اور ان کو سناؤ۔

اس مرتبہ جو مشکل مقام آئے تھے انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ایک بڑا حصہ حل ہوجاوے گا اور جواب کے بھی رہ جائیں ان کو پھر نوٹ کرو۔

اور تیسری مرتبہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کرو اور پھر چوتھی مرتبہ غیروں کے سامنے سناؤ۔ اس مرتبہ انشاء اللہ سب مشکلات حل ہوجائیں گی۔

مشکل مقامات کے حل کے واسطے دعا سے کام لو۔''

(از حیاتِ نور/ص251,252)

منظوری تاریخ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2025ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں 24، 25 اور 26 اکتوبر 2025ء بروز جمعہ، ہفتہ، اور اتوار منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین اس بابرکت اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے دعائیں کرتے ہوئے تیاریاں شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس اجتماع کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

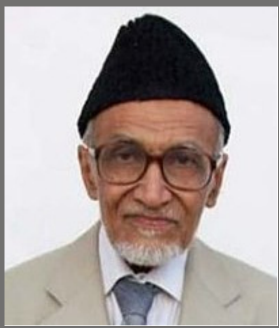

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ (التکویر 12) اور جب آسمان کی کھال اُدھیڑ دی جائے گی۔

علم ہیئت : ایک عظیم الشان قرآنی پیشگوئی کا ظہور

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب (سابق صدر، شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی۔ حیدرآباد)

* تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ مسلم سائنسدان اور سکالرز قرآن کریم کی رہنمائی میں سائنسی علوم حاصل کر کے خدا تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کیلئے دنیا کو دعوت دیتے رہے ہیں۔

چنانچہ 7 ویں صدی عیسوی سے عربوں نے بڑی جدو جہد سے علم فلکیات سیکھا اور چوٹی کے ہیئت دان بنے۔ ان کے ذریعہ بغداد، مصر، سپین، مروکو جیسے ملکوں میں اجرام فلکی کو مشاہدہ کرنا اہم کام بن گیا۔ اور رصد گاہیں یعنی Observetories بنائیں۔ اور Astrolabe کو بڑی ترقی دی۔

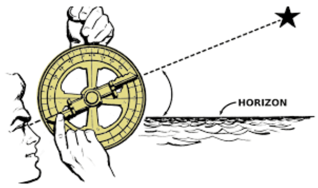

(Astrolabe ایک آلہ ہے جو زمانہ قدیم سے زمین کی جغرافیائی سطح اور ناہموار سطح کی پیمائش کے لیے مستعمل ہے۔ قرون وسطیٰ کے زمانہ میں یہ آلہ فلکیات اور ریاضی کے اہم ترین آلات میں شمار کیا جاتا تھا۔)

* اسی زمانے میں یونان ہیئت دان ٹولومی (Ptolemy) کا کام Almagnet مشہور تھا یعنی سیاروں (Planets) کے مقامات کیسے Calculate کر سکتے ہیں۔ اس کو عربوں نے ترجمہ کیا۔ مزید ترقی کے لئے ریاضی (Mathematical) کی ضرورت تھی۔ اور اس سلسلہ میں موجودہ الجبرا (Algebra) عربوں سے ہی وجود میں آیا ہے۔

* مشہور مسلم ہیئت دان البتانی (858-929) کی کتاب Astronomicum کے ذریعہ Ptolemy کی کتاب کی نسبت زیادہ صحیح (accurate) طور پر سورج چاند اور سیاروں کے مقامات بتائے جاسکتے ہیں۔

1838ء میں پہلی بار ستاروں کے فاصلے کا علم Trignometic Parellex کے طریقے سے معلوم کیا گیا۔

اور یہ تارہ 61 Cygni کہلاتا ہے۔ اور معلوم ہوا کہ اس سے ہم تک روشنی پہنچنے میں 10 سال لگتے ہیں۔ (جبکہ روشنی 3 لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ رفتار سے فاصلے طے کرتی ہے)

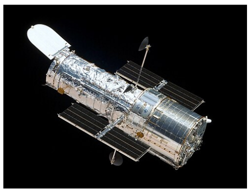

Hubble Space Telescope

* سورج ہم سے 15 کروڑ کلومیٹر دوری پر ہے۔ 61 Cygni سورج سے بھی کوئی 10 لاکھ گنا زیادہ دوری پر واقع ہے۔ عصر حاضر میں دور دور کے اجرام کا مطالعہ اور تحقیق بہت آسان ہے۔ جہاں سے روشنی آنے کیلئے اربوں سال ہی کیوں نہ لگتا ہو۔ زمین میں قائم کردہ دور بین کے علاوہ اب خلاء میں Hubble Space Telescope بھی چکر لگاتا ہے۔

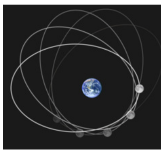

Elliptic Orbit

* چاند اور زمین کے درمیان اوسط فاسلہ (Mean Destance) 384400 کلو میٹر ہے۔ چاند کا Elliptic Orbit ہے۔ لهٰذا اس فاصلہ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ ایک ماہ میں 22000 کلومیٹر کا فرق ہوتا رہتا ہے۔

* اتنے بڑے فاصلے میں ایک سینٹی میٹر کی کیا حیثیت ہے؟ لیکن موجودہ زمانے میں Laser Ranging کے ذریعہ ایک سینٹی میٹر کے باریکی تک accuracy کے ساتھ فاصلے کو ناپا جاسکتا ہے۔

سورج جیسے تقریباً 100 ارب تارے صرف ہمارے ایک کہکشاں میں گھوم رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ (الأنعام:2)

تمام حمد اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے۔

Black Hole

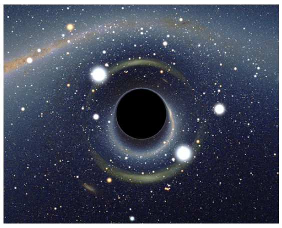

ایک صدی قبل یعنی 1895ء میں X Rays دریافت ہوا۔ آسمان سے نکلنے والے X Rays کا بھی تفصیلی مطالعہ کیا جارہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ کائنات میں بہت سے روشن اجرام پائے جاتے ہیں۔ بہت سے ایسے اجرام ہیں جن کا X Ray یا Gamma Rays سے معلوم کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ صرف کشش ثقل یعنی Gravity سے معلوم ہوگا۔ اس کو مخفی مادہ (Hidden Matter) کہتے ہیں۔

اس لحاظ سے مادہ کے دو (2) اقسام ہیں۔ 1۔ روشن مادہ، 2۔ مخفی مادہ 90 فیصد سے زائد مخفی مادے ہیں۔ Black Hole بھی اسی کی ایک قسم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ

میں ظلمات سے مراد مخفی مادّے اور نور سے مراد روشن مادے ہیں۔

* 8ویں صدی عیسوی میں بغداد سائنس کا مرکز بنا۔ خلیفہ منصور نے ہندوستان اور مغرب کے بہت سے سائنسدانوں کو اپنے پاس جمع کیا تھا۔ ہندوستان کی ہیئت کی کتاب Brāhmasphuṭasiddhānta ان کو تحفۃً ملی تھی۔ جو کہ مزید اضافہ کے ساتھ عرب ممالک میں زیج السندھند کے نام سے مہیا کیا گیا۔

Brahma Gupta کی کتاب Khandakhadyaka جو کہ آریہ بھٹہ کے ہیئت کے کاموں پر مشتمل ہے عربی میں زیج الارکند کے نام پر ترجمہ ہوا۔

* کمپیوٹر کے موجودہ زمانے میں بکثرت Algorithm کے اصطلاح استعمال ہوتی ہیں۔ جس کے معنے Calculate کرنے کا طریقہ ہے۔ جو کہ مشہور مسلم سائنسدان الخوارزمی کے نام سے نکلا ہے۔ محمد ابن موسیٰ الخوارزمی بڑے ہیئت دان اور ریاضی دان تھے۔ ان کے کام کے Latin ترجمہ سے یورپ، ہندوستان کے Number System سے آگاہ ہوا۔

* مرزا اُلغ بیگ سمرقند میں رہنے والے اور 15ویں صدی کے ہیئت دان تھے۔ ہندوستان کے مشہور ہیئت دان مہاراج Sawai Jai Singh، اُلغ بیگ سے کافی متاثر تھے۔

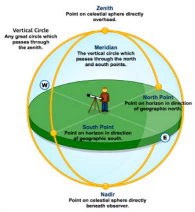

ZENITH

* بہت سے اصطلاحیں جو فلکیات میں مستعمل ہیں عرب سے ہی آئے ہیں۔ مثلاً : نظیر (Nadir) یا سمت القدم افقی متناسق نظام میں زمین پر مشاہدہ کرنے والے شخص کے پاؤں کے عین نیچے تصوراتی کرہ سماوی پر ایک تصوراتی نقطہ ہے۔ کرہ سماوی پر نادر سب سے پست نقطہ ہوتا ہے۔

سمت الراس (Zenith) افقی متناسق نظام میں زمین پر مشاہدہ کرنے والے شخص کے سر کے عین اوپر تصوراتی کرہ سماوی پر ایک تصوراتی نقطہ ہے۔ کرہ سماوی پر سمت الراس سب سے بلند نقطہ ہوتا ہے۔

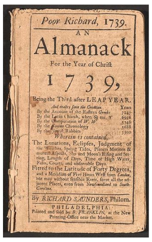

Almanac یعنی تقویم/کیلنڈر

اسی طرح روشن ستاروں کا نام بھی عرب سے ہی آیا ہے۔ مثلاً :

Aldebaran,Altair,Rigel,Betelgeeza,Vege

تلخیص از تقریر جلسہ سالانہ قادیان 1995ء بعنوان: مذہب اور سائنس

تیار کردہ: ابوعطیہ

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

معلومات عامه

Fathers of Modern Science

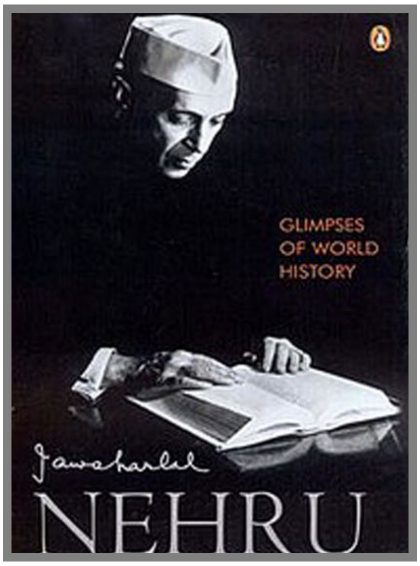

مشہور تاریخ دان اور ہندوستان کے
پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں:

"Among the ancients we do not find the scientific method in Egypt or China or India. We find just a bit of it in old Greece. In Rome again it was absent. But the Arabs had this scientific spirit of inquiry, and so they may be considered the fathers of modern science."

(Glimpses of World History. Pg: 151)

(ترجمہ: پرانے زمانے کے لوگوں میں سائنس کا طریقہ نہ ہمیں مصر میں نظر آتا ہے نہ چین میں نہ ہندوستان میں۔
تھوڑا سا ہمیں پرانے یونان میں نظر آتا ہے۔ روما میں بھی اس کا فقدان رہا۔
لیکن عربوں کے اندر یہ طریقہ تحقیق تھا۔ لھذا ان کو موجودہ سائنس کا باپ تصور کیا جاتا ہے۔)

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلام محمود)

اخبارِ مجالس

صوبائی اجتماع

مجلس انصاراللہ اڈیشہ

مجلس انصاراللہ اڈیشہ کے زیراہتمام ۳۲واں صوبائی اجتماع منعقد کیا گیا۔اس موقع پر نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت عہد دہراتے ہوئے

میٹنگ مجلس عاملہ

مجلس انصاراللہ کیرنگ (اڈیشہ)

یوم تبلیغ

مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ)

BLOOD DONATION CAMP

مجلس انصاراللہ شیموگہ (کرناٹک)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں" (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر وقاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

اخبارِ مجالس

مجلس عاملہ

مجلس انصاراللہ ضلع بھوبھنیشور۔اڈیشہ

مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت کی مجلس عاملہ انصاراللہ ممبران سے ضروری میٹنگ کی یادگار تصویر

تربیتی اجلاس

مجلس انصاراللہ میلا پالم (تامل ناڈو)

مجلس انصاراللہ میلا پالم کے زیرِ اہتمام ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا اس موقعہ پر مبلغ سلسلہ انصاراللہ کو نصائح کرتے ہوئے

بلڈ ڈونیشن کیمپ

مجلس انصاراللہ بنگلور، کرناٹک

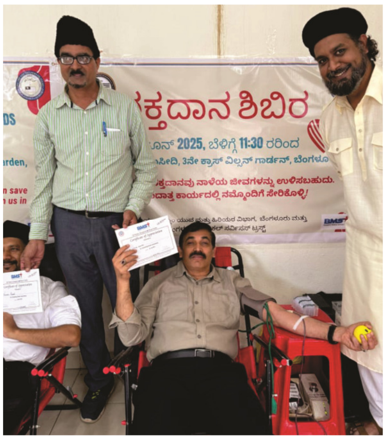

مجلس انصاراللہ بنگلور کی جانب سے بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں ممبران مجلس انصاراللہ بنگلور نے بھرپور حصہ لیتے ہوئے عطیہ خون پیش کیا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا   نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

طالبِ دُعا: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam   P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979, 09419049823

مجلس انصاراللہ کوئمبتور (تامل ناڈو) میں منعقدہ تربیتی کیمپ
زیرصدارت محترم ایم۔تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت

''یوم خلافت'' ۲۷ مئی کے موقعہ پر
مجلس انصاراللہ حیدرآباد (تلنگانہ) کے زیراہتمام منعقدہ یوم تبلیغ کا منظر

۳۲ ویں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ صوبہ (اڈیشہ) کے موقع پر
محترم قائدعمومی صاحب مجلس انصاراللہ بھارت تقریر کرتے ہوئے

''جلسہ یوم خلافت''
زیراہتمام جماعت احمدیہ چیک ڈیسنڈ، خان پورہ (کشمیر)

محترم مولوی طاہراحمد صاحب چیمہ نمائندہ صدر مجلس انصاراللہ بھارت
صوبائی اجتماع اڈیشہ کے موقع پر انعامات تقسیم کرتے ہوئے

مجلس انصاراللہ محمود آباد (اڈیشہ) میں
منعقدہ ۲۴ ویں سالانہ اجتماع کا منظر